تحریکی طلباء سے تنظیمی استفادہ کیونکر ممکن ہے؟

گذشتہ سے پیوستہ

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

تنظیمی تربیت اور مرکزی تنظیم کی ذمہ داری

طلباء و طالبات کو تنظیمی تربیت فراہم کرنا، مرکز کی سطح پر مرکزی تنظیم کی ذمہ داری ہے اگر ان کو صحیح معنوں میں اور ایک مکمل نظام کے تحت تنظیمی تربیت دے دی جائے تو آئندہ آنے والے سالوں میں ہمارے پاس ہر جگہ پر ایک تربیت یافتہ تنظیمی قیادت ہوگی۔ مرکزی اور مقامی تنظیمات منہاجینز اور منہاجیات (یعنی طلباء و طالبات) تنظیمی تربیت دیں سات سال میں ادھر وہ تعلیمی تربیت مکمل کریں اور ساتھ ہی تنظیمی تربیت میں بھی شامل ہوجائیں یوں ان کی فراغت کے ساتھ ہی تنظیمات کو باصلاحیت افراد میسر آجائیں گے۔

مقامی تنظیمات کا کردار اور تنظیمی ذمہ داری

اس مقصد کے لئے عملی سطح پر ہمیں مقامی تنظیمات کو بھی اس عمل میں شریک کرنا ہوگا۔ ان دونوں تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے طلباء طالبات کو زمانہ طالب علمی میں ہی لازمی بنیادوں پر تنظیمی ذمہ داریوں میں شامل کردیا جائے اس عمر میں ان کی ذات میں آیا ہوا عمل کبھی بھی ان کی زندگی سے رخصت نہیں ہوگا اس لئے مقامی تنظیمات کی ذمہ داری ہے کہ ان کو اپنے اجلاسوں میں بلائیں۔ ممبر ایگزیکٹو بنالیں، UC کا نائب ناظم بنادیں، اپنے علاقے کا کنوینئر بنادیں، ناظم اور صدر کا معاون بنادیں، جو چاہیں سو کردیں لیکن ان کو تنظیم سے دور نہ رکھیں اگر آج ان کو دور رکھا گیا تو کل فراغت کے بعد بھی یہ تنظیم سے دور ہی رہیں گے پھر شکوہ ان سے نہیں ہوگا بلکہ ان کے تنظیمی مربیوں پر شکوہ ہوگا کہ انہوں نے تحریک کی اس افرادی قوت کو تنظیمی تربیت آخر کیونکر نہیں دی۔

تربیتی سطح پر تیاری

دعوت اور تنظیم کے بھرپور عمل کے نتیجے میں مشن میں داخل ہونے والے افراد کو تحریک کی ہمہ جہتی تربیت کے ذریعے ان کو مشن کا افرادی اثاثہ بنایا جاتا ہے۔ ہر وہ شخص جو تحریک میں شمولیت اختیار کرتا ہے وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کو تحریک کی فکری، اعتقادی، دینی، تنظیمی، انتظامی، اخلاقی، روحانی، اصلاحی اور انقلابی تربیت دی جائے تاکہ وہ شخص فیلڈ میں قائد کا نمائندہ اور تحریک کی پہچان ہو۔ اس اعتبار سے تحریک کی اس تربیت کے سب سے زیادہ مستحق وہ طلباء طالبات ہیں جو اپنی زندگی کے کئی سال اس تحریک اور اس کے تعلیمی و تربیتی اداروں کو دیتے ہیں۔ اگر وہ تربیت سے محروم ہیں تو یہ سوال ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

تربیت یافتہ ہونے کی علامات

اب سوال یہ ہے جامعہ اور گرلز کالج میں تربیت کیسے دی جائے؟ یقیناً اس تربیت کی بڑی واضح بنیادیں ہمارے عظیم قائد نے ہمارے سامنے رکھ دی ہیں۔ ہمیں ان پر امت کے مستقبل کو تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر روحانی تربیت کی بات ہو تو کالج آف شریعہ اور گرلز کالج میں طلباء طالبات تہجد کی نماز، نماز پنجگانہ کی پابندی، ایام بیض کے روزے اور مذہبی ایام میں عبادت کرتے ہوئے نظر آئیں۔ اگر اخلاقی تربیت کی بات ہو تو ان کے اخلاق اپنے ملنے والوں کو متاثر کرتے ہوئے دکھائی دیں، خوش اخلاق اور خوش اطوار ہوں، بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے شفقت، رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور ہر تحریکی شخص کے قدر داں نظر آئیں غرضیکہ اسلام کے نظام اخلاق کے پیکر مجسم دکھائی دیں، اگر اعتقادی تربیت کی بات ہو تو اپنے تمام تر عقائد کو قرآن وسنت کے مضبوط دلائل کے ساتھ جانتے ہوں اور دوسروں کو سمجھانے کی صلاحیت رکھتے ہوں، اگر دینی مسائل کی تربیت کی بات ہو تو ہر دینی مسئلہ پر علم اور دلائل کا ذخیرہ ان کے پاس ہو۔ تنظیمی و انتظامی تربیت کی بات ہو تو تحریک کے عظیم مشن کے لئے روز اول سے تحریک کے لئے کچھ کرتے ہوئے نظر آئیں اور اپنے علاقوں میں تحریک کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے دکھائی دیں۔ اگر اصلاحی و انقلابی تربیت کی بات ہو تو وہ اپنے انقلابی و اصلاحی جذبات کے ذریعے معاشرے کے بگاڑ کو سنوارتے ہوئے نظر آئیں۔ غرضیکہ یہ مختلف چنگاریاں ان میں موجود ہوں تو پھر وہ شیخ الاسلام کے شاگرد کہلانے کے مستحق ہیں۔

تربیت کی عملی ذمہ داریاں

اب سوال یہ ہے فیلڈ میں مقامی تنظیمات ان سے کیا کام لیں۔ اس حوالے سے مقامی سطح پر ان کو

نائب ناظم تربیت، معاون تربیت، ممبر نظامت تربیت، مشیر تربیتی نظام، غرضیکہ کوئی ایک ذمہ داری ان کو لازمی دے دی جائے جس علاقے سے ان کا تعلق ہو وہاں مقامی تنظیم تربیتی نشست، ماہانہ روحانی اجتماع، ماہانہ محفل ذکر ونعت یا کوئی بھی تقریب رکھے یہ طلباء و طالبات ایسی تقاریب میں بنیادی کردار ادا کریں۔ ذکر کرائیں، نعت خوانی کریں اور آخر پر روتی آنکھوں سے دعا کرائیں۔ یقیناً اس کے بہت زیادہ اثرات ہوں گے۔

تنظیمات یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ ہر صلاحیت کی ابتداء ہوتی ہے۔ ابتداء میں کوئی کامل نہیں ہوتا رفتہ رفتہ انسان کامل ہوجاتا ہے۔ تربیت بذات خود اس تصور کو واضح کرتی ہے کہ ایک انسان ایک عمل کو کرتے کرتے اس میں کامل و اکمل ہوجاتا ہے۔ آج آپ ابتداء کردیں اور اس کی انتہا تحریک کو اپنی منزل کے قریب تر کردے گی۔

ناظمین رابطہ کی ذمہ داری

منہاج کالج آف شریعہ اینڈ ماڈرن سائنسز اور منہاج گرلز کالج میں پڑھنے والے طلباء و طالبات تحریک کے مشن کے لئے ایک بہت بڑا کردار ادا کرسکتے ہیں اور وہ ہے مرکز اور ضلعوں، تحصیلوں، شہروں اور قصبوں میں رابطے کا فریضہ، گویا طلباء طالبات کا پہلا تحریکی فرض یہ ہے کہ وہ یہ ذمہ داری جب تک تحریکی تعلیمی اداروں میں پڑھ رہے ہیں اس وقت تک اس کو ادا کرتے رہیں اور اس فریضے کا نام، میں طلباء و طالبات کے لئے ان الفاظ کے ساتھ تجویز کرتا ہوں۔ ”تحریکی رابطہ ہی پہلا تحریکی فریضہ ہے“

تحریکی رابطہ ہی پہلا تحریکی فریضہ ہے

یہ طلباء طالبات اپنے اپنے علاقے کی مقامی تنظیمات کے چھوٹے چھوٹے مسائل کو مرکز لے کر آئیں اور ان کے حل لے کر مرکز سے اپنے علاقوں میں بوقت ضرورت واپس جائیں تو ان کا کردار تحریک کے فروغ کے لئے بہت اہم ہوگا۔ میری نظر میں تحریکی تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے طلباء و طالبات کو صبح آٹھ بجے سے 2 بجے تک تعلیمی اداروں کے اوقات کے دوران %10 طالب علم ہونا چاہئے۔ 3 بجے سہ پہر سے رات تک ان کو تحریکی کارکن ہونا چاہئے۔ میں یہ بات بھی واضح کردینا چاہتا ہوں اگر کوئی یہ کہے کہ اس تصور سے تعلیم میں حرج ہوگا تو یہ محض ایک تصور ہے جب کہ حقیقت یہ ہے تحریکی کارکن کے تصور سے طلباء میں احساس ذمہ داری بڑھتی ہے اور اس تصور کو عملاً ایک حقیقت کے طور پر اور تحریکی ضرورت کے اعتبار سے شیخ الاسلام مدظلہ نے جامعہ میں دوران تعلیم 3 ماہ کا تحریکی فیلڈ ورک لازم قرار دیا تھا اس فیلڈ ورک کے نتائج آج تک ہمارے سامنے ہیں۔ اس عمل نے جتنا طلباء کو ذمہ دار بنایا تھا وہ محض تعلیم کے دوران ان کو اپنی ذمہ

داریوں کا احساس اتنی شدت کے ساتھ کبھی نہیں ہوا تھا۔

کام وہ ہے جو کر ہی دیا جائے

اب پھر مرکزی تنظیم اور مقامی تنظیمات کے کندھوں پر ذمہ داری آتی ہے کہ وہ طلباء و طالبات کو اس حوالے سے کتنے مواقع فراہم کرتے ہیں بالیقین اس عمل کو ایک مرتبہ شروع کر دیا جائے پھر اس کے نتائج ہمارے سامنے ہوں گے۔ تحریک میں کارکنوں کی کمی دور ہوگی تربیت یافتہ عہدیداران ہر جگہ پر میسر آئیں گے ہر سطح پر تحریکی قیادت ملے گی۔ کاش اس کام کو اب کر ہی دیا جائے۔ محض خدشات اور تصورات کا سہارا نہ لیا جائے۔

پرنسپلز اور اساتذہ کا کردار

تعلیمی اداروں میں پڑھنے والوں پر اپنی صلاحیت و قابلیت اور اپنے علمی تفوق وفضیلت اور اپنی انفرادی خاصیات کو صرف کرنا صرف اساتذہ کا ہی خاصہ ہے۔ طلباء وطالبات درحقیقت اپنے اساتذہ کی قابلیت وفضیلت کی تصویر ہوتے ہیں۔ طلباء و طالبات کی صلاحیتوں کا اظہار درحقیقت اساتذہ کی خوبیوں کا ہی اظہار ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر خونی وراثت اپنا ایک اثر رکھتی ہے تو یقیناً معنوی وراثت بھی اس اثر سے قطعاً خالی نہیں ہے۔ استاد کی شخصیت کا اثر طلباء و طالبات سے کبھی ختم نہیں کیا جاسکتا، یہی وجہ ہے کہ منہاجینز اور منہاجیات کسی بھی جگہ اگر قائد محترم کا ذکر تک نہ کریں پھر بھی اپنے اظہار، گفتار، کردار، اطوار، نشست و برخاست، وضع قطع، اسلوب و انداز، طرز کلام اور طرز ادا، شخصی وجاہت، علمی قابلیت، تحقیقی صلاحیت نہ جانے کس کس خوبی کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں۔ لوگ برملا اظہار کر دیتے ہیں کہ کیا آپ کا ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے کوئی تعلق ہے۔ میں خود کئی بار اس کیفیت سے گذر چکا ہوں اور منہاجینز اور منہاجیات سے ایسے واقعات سنتے بھی رہتے ہیں۔

بہر حال اس میں کوئی شک نہیں استاد کی عظمتوں سے طلباء کو بھی عزت وعظمت ملتی ہے۔ استاد کو شمع کی طرح پگھلنا اور جلنا ہوتا ہے تو پھر جا کر سارے ماحول میں روشنی ہوتی ہے اور یوں روشنی سے روشنی کا سفر جاری رہتا ہے۔

تعلیمی ذمہ داری ایک تحریکی امانت ہے

ہماری خوش نصیبی ہے اس وقت منہاج شریعہ کالج ہو یا گرلز کالج ان میں اکثریت ان اساتذہ کی ہے جن کو قائد محترم سے شرف تلمذ حاصل ہے جہاں ان کے لئے یہ سعادت ہے وہاں بہت بڑی آزمائش بھی ہے

اس لئے انہوں نے اپنے عمل و کردار، اخلاق و اطوار، تعلیمی قابلیت و صلاحیت، اپنے عظیم معلم کی تصویر بن کر طلباء طالبات کو جہاں زیور علم سے آراستہ کرنا ہے وہاں ان کو صاحب کردار بھی بنانا ہے۔ اگر لوگ شیخ الاسلام مدظلہ کے نظام تعلیم و تعلم دیکھنا چاہیں اور ان کے معیار تعلیم و تربیت کا اندازہ کرنا چاہیں تو اس کا عملی وجود ان تعلیمی اداروں کے اساتذہ کے ذریعے ہی نظر آسکتا ہے۔

جذبہ مسابقت اور باہمی معاونت کی ضرورت

اسی طرح منہاجینز اور منہاجیات کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اب دونوں تعلیمی اداروں کی ذمہ داری السابقون الاولون کے شرف کے ساتھ محترم ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری اور محترمہ فرح ناز کو حاصل ہے۔ ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری منہاجینز کے پہلے بیچ سے تعلق رکھتے ہیں اور منہاجینز کے بانی اراکین میں شمار ہوتے ہیں اور اس وقت کالج آف شریعہ اینڈ ماڈرن سائنسز کے عملاً سربراہ کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں جبکہ محترمہ فرح ناز گرلز کالج کے پہلے بیچ سے تعلق رکھتی ہیں۔ منہاجیات پارلیمنٹ کی صدر بھی رہ چکی ہیں اور ناظمہ منہاج القرآن ویمن لیگ کے حوالے سے بڑا نمایاں رول بھی ادا کر چکی ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان دونوں شخصیات کو اپنے اداروں میں اپنے اساتذہ سے تعاون لیتے ہوئے ان اداروں کو اس قدر مثالی بنانا ہوگا کہ پورے پاکستان میں قائم ہونے والے ادارے ان دونوں اداروں میں چلنے والے نظام تعلیم و تربیت کو اپنے لئے مثال سمجھیں اور سب سے بڑا امتحان ان دونوں ذمہ داران کو اپنے عظیم مربی، معلم اور قائد کی توقعات پر پورا اترنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ لاکھوں تحریک کے وابستگان اور رفقاء کی خواہشات کی تکمیل بھی کرنا ہے۔ یقیناً یہ ایک کٹھن سفر ہے مگر عزم و ہمت ٹیم ورک، بے لوث جذبہ و ولولہ، انتھک محنت و جدوجہد کے ذریعے کامیابی ان ہی کا مقدر ہوگی ہم سب ان کی کامیابی کے لئے دعا گو بھی ہیں اور ہمہ وقت تعاون کے لئے بھی تیار ہیں اور کراچی میں قائم ہونے والے ادارے جامعہ منہاج القرآن اور منہاج شریعہ کالج فار ویمن ان ذمہ داریوں میں ان کے شانہ بشانہ ہیں۔

مشن اور قائد کی پہچان

باری تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان تعلیمی اداروں کے ذریعے تحریک کے لئے قابل و باصلاحیت افرادی قوت فراہم کرنے والے بن جائیں اور ان اداروں سے ایسے افراد نکلیں جو اپنے اپنے علاقوں میں مشن کی جان اور پہچان ہوں اور ان میں قائد کی جان ہو اور یہ اپنے عظیم قائد کے نشان ہوں۔